مباہلہ ایک دینی ضرورت اور الہی فریضہ

بقلم : اخلاق حسین پکھناروی

مباہلہ لغت میں " بہل " کے مادہ سے "اہل" کے وزن پر کسی چیز کو چھوڑنا، قید و بند سے آزاد کرنا اور ہاتھوں کو دعا کے لئے اسمان کی جانب اٹھانا ہے۔ مباہلہ، مفاعلہ کے باب سے دو طرفہ عمل ہے یعنی لعنت اور بد دعا کرنا۔ جب عرب " بہلہ اللہ " کہتا ہے تو مقصد یہ ہوتا ہے کہ خدا اس پر لعنت کرے اور اسے اپنی رحمت سے دور رکھے۔

مباہلہ اصطلاح میں جب دو شخص یا دو گروہ میں سے کوئی ایک استدلال اور مناظرہ کے بعد کسی نتیجہ پر نہ پہنچے اور ہر ایک دوسرے کی طرف حق کو جان بوجھ کر چھپانے کا دعوی کرے تو ایسی صورت میں دونوں کی اپنے دعوی کو ثابت کرنے کے لئے مسئلہ کو خدا کے حوالہ کرتے ہیں اور ہر ایک خدا سے ہی چاہتا ہے کہ دوسرا اپنے دعوے میں جھوٹا اور کاذب ہے نیز جان بوجھ کر حق پوشی کر رہا ہے تو اس پر فورا عذاب نازل ہوتا کہ حق آشکار ہو جائے۔ اسلام سے پہلے بھی اعراب اور دیگر اقوام کے درمیان یہ طریقہ رائج اور عام تھا۔ ایک ایسے پروگرام میں کہ ایک خدائی دستور ہے خداوند عالم فورا جواب دیتا ہے تاکہ لوگوں پر حجت تمام ہو جائے اور اس طرح کا مسئلہ انبیائے سلف کے زمانے میں بھی پیش آیا ہے اور مخالفین، خدا کے عذاب میں مبتلا ہوئے ہیں اور سب پر حق واضح ہوا ہے۔ لیکن اب تک کی ۲۳/سالہ بعثت کی تاریخ میں یہ واقعہ صرف ایک ہی بار رونما ہے۔

مباہلہ تاریخ کی روشنی میں

مباہلہ آدم اور عالم کی تاریخ میں ایک ہمیشہ ہی مشہور و مصروف واقعہ ہے جیسے سیرہ ابن اسحاق اور تفسیر ابن کثیر نے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے:

واقعہ کچھ یوں ہے کہ رسول خدا (ص) نے نجران کے عیسائیوں کو خط میں پیغام بھیجا جس میں مندرجہ ذیل تین باتیں تھیں:

۱۔ اسلام قبول کرو۔ ۲۔ یا جزیہ دو۔ ۳۔ یا پھر جنگ کے لئے آمادہ ہو جاؤ۔ یہ جاننے کے بعد عیسائیوں نے باہمی مشورہ کیا اور شرجیل اور جبار بن فیضی کی قیادت میں رسول خدا (ص) کی خدمت میں ایک وفد روانہ کر دیا۔ ان لوگوں کا قافلہ بڑے ہی احتشام اور شان و شوکت اور فاخرہ لباس میں ملبوس ہو کر رسول خدا (ص) کی خدمت میں آیا۔ رسول خدا (ص) نے یہ انداز تفاخر دیکھ کر منہ موڑ لیا۔ وہ لوگ حیران ہو گئے اور کہنے لگے کہ خود ہی دعوت دی ہے اور آنے کے بعد اب ایسا سلوک کر رہے ہیں تو حضرت علی (ع) نے ان کو سمجھایا اور کہا کہ اپنا لباس بدل کر آؤ جب وہ لوگ لباس بدل کر آئے تو رسول خدا (ص) نے قبول کیا اور مذہبی گفتگو شروع ہو گئی۔ یہاں تک کہ وہ لوگ حضرت عیسی کی اہمیت اور خدا کی ثابت کرنے لگے اور اس موضوع پر نہایت درجہ بحث و تکرار کی۔ لیکن رسول خدا (ص) نے فرمایا: خدا کی وحدانیت کا اقرار کرو۔ اس پر انہوں نے کہا اسے تو ہم پہلے ہی سے مانتے ہیں۔ رسول خدا (ص) نے فرمایا: جب یہ مانتے ہو تو پھر حضرت عیسی (ع) کو خدا کیوں کہتے ہو۔ اور سوٴر کا گوشت کیوں کھاتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: اس کے لئے ہمارے پاس بہت ساری دلیلیں ہیں جیسے حضرت عیسی (ع) کا مردوں کو زندہ کرنا، کور مادر زاد کو بینا بنانا، مبروص اور کوڑھی کو شفا دینا وغیرہ وغیرہ۔ رسول خدا (ص) نے فرمایا: حضرت عیسی (ع) کے یہ سارے معجزات صحیح ہیں اور سب خدا کی عنایت کردہ ہیں یعنی خداوند عالم نے ہی حضرت عیسی (ع) کو یہ سارے معجزات اور کرامات دیئے ہیں اس لئے حضرت عیسی (ع) کی عبادت کے بجائے خدائے وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کرنی چاہیئے۔ یہ سن کر پادری خاموش ہو گیا لیکن شرجیل نے کہا: عیسی خدا کے بیٹے ہیں اس لئے کہ ان کی ماں مریم نے کسی مرد سے نکاح نہیں کیا ہے۔ یہاں پر خدا نے وحی نازل کی اور ارشاد ہوا: "ان مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم" عیسی کی مثال خدا کے نزدیک آدم کی طرح ہے یعنی (بغیر ماں اور باپ کے) مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔ یعنی اس آیت میں جواب یہ ہے کہ اگر حضرت عیسی (ع) کا بغیر باپ کے پیدا ہونا خدا ہونے کی دلیل ہے تو آدم ماں اور باپ دونوں کے بغیر مٹی سے پیدا ہوئے ہیں تو پھر انھیں خدا کیوں نہیں کہتے۔ یہ سن کر سارے کے سارے مبہوت ہو گئے اور سب سے بڑے پادری کی طرف دیکھنے لگے اور وہ خود شرجیل کے کچھ کہنے کا انتظار کرنے لگا اور وہ سر جھکائے خاموش بیٹھا رہا۔ پھر ان لوگوں نے اپنی رسوائی چھپانے اور ذلت پر پردہ ڈالنے کے لئے بہانہ بنایا کہ ہم اتنے پر قانع اور مطمئن نہیں ہوئے ہیں ہمیں مباہلہ کرنا چاہیئے۔ جب یہ طے ہو گیا کہ مباہلہ ہوتا ہی تو عیسائی جماعت مباہلہ کے دن میدان مباہلہ میں پہلے پہونچ گئی اور آپس میں کہنے لگے کہ پیغمبر اگر میدان میں اپنے سپاہیوں اور فوجی سرداروں کے ساتھ آتے ہیں تو وہ حق پر نہیں ہیں اگر اپنے اعزہ واقرباء کے ساتھ آتے ہیں تو وہ حق پر ہیں اور ہمیں جزیہ دے کر صلح کر لینی چاہیئے۔ خدا کی سان کہ ہوا یہی کہ رسول خدا (ص) نے حسن، حسین، فاطمہ اور علی علیہم السلام کو اپنے ہمراہ میداں میں لیکر آئے۔ چونکہ وحی نازل ہو چکی تھی۔ "فمن حاجک فیہ من بعد ما جاء ک..." پس تم سے جو بھی علم کے بعد ان (عیسی) کے بارے میں بحث وجدل کرے تم اپنی عورتوں کو ہم اپنے نفس کو لائیں اور تم اپنے

نفسوں کو (جو خود میں سے قائم مقام ہے) اس کے بعد خدا کی بارگاہ میں تضرع وزاری کریں اور جھوٹوں پر خدا کی نصرت قرار دیں۔ (سورہ آل عمران، ۶۱۔ تفسیر نور، قرائتی محسن، ص ۷۵)

رسول اکرم (ص) کی بعثت ۲۳/سالہ کی تاریخ میں اہم اور فیصلہ کن واقعات پائے جاتے ہیں جو اسلام کی حقانیت کے لئے دوست اور دشمن سب کے نزدیک کافی ہیں۔ انہی میں سے ایک واقعہ روز مباہلہ کا بھی ہے جس میں توحید، نبوت اور امامت مکمل طور پر جلوہ گر اور اپنے خالص اور نورانی چہرہ کے ساتھ ظاہر ہوئی ہے۔ نیز مسلمانوں نے اس عظیم دن کی برکت سے اپنے دین کے پوشیدہ حقائق تک رسائی حاصل کی اور سمجھے کہ خاتم الانبیاء اور آپ کے اہلبیت اطہار (ع) کا ذکر انبیائے سلف کی آسمانی کتابوں میں موجود ہے اور انہوں نے ان ہستیوں کے ظہور کی بشارت دی ہے تو کیا مسلمانوں کو اس دن عید اور جشن نہیں منایا چاہیئے؟

تاریخ ساز اس عظیم واقعہ کی یار ضرور منانا چاہیئے اور اس اسرار و حقائق سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اسی لئے دنیا کے کچھ ممالک خصوصا ایران اور عالم شیعت میں اس دن عید مباہلہ کے عنوان سے جشن اور محفل سرور و شادی کا اجتماع ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا دن ہے کہ جس میں نہ صرف اہل کتاب نے اسلام کی حقانیت کا اعتراف کیا ہے بلکہ حضرت آدم سے لیکر حضرت عیسی کی انجیل تک ساری آسمانی کتابوں کے ورق کھل گئے اور آل محمد (ص) کے اسماء کی قدرت ہوئی۔ یہ ایک ایسا حیرت انگیز کردار اور تاریخ ساز واقعہ رونما ہوا ہے جس کی کبھی تکرار نہیں ہوئی ہے۔ تاریخ اسلام میں رونما ہونے والا واقعہ حضرت علی (ع) اور آپ کے اہلبیت (ع) کے فضائل اور اسلام کی حقانیت کی سند ہے۔ آخر کار حق کو باطل پر فتح و کامرانی ملی اور باطل کو منہ کی کھانی پڑی۔ مباہلہ پیغمبر کی حقانیت اور امامت کی تصدیق و تایید کا نام ہے۔ مباہلہ اہلبیت پیغمبر (ص) کا اسلام پر آنے والی ہر آنچ اور آفت پر قربان ہونے کا الٰہی منشور ہے۔ تاریخ میں ہم اس واقعہ کو گیارہ اماموں کی شہادت اور آخری امام کی غیبت سے تفسیر میں ہیں اور اسلام دشمن عناصر کی ناپاک سازشوں اور باطل ارادوں کو ناکام بناتے رہے ہیں۔ اسی مباہلہ کے کامیاب لوگوں کی ایک کڑی امام خمینی (رح) کی شخصیت تھی کہ آپ اس دن کو ایک عظیم دن مانتے اور اس دن کے اجتماع، محفل سرور اور جشن نور کو، اسلام کی نورانیت، اس کی حقانیت اور فتح مظفر کا جلوہ اور باطل کی شکست اور ناکامی کا مظہر جانتے ہیں اور فرماتے ہیں:

اس دن اجتماع صرف بھیڑ جمع کرنے کے لئے نہ ہو بلکہ اس دن کے تاریخ ساز واقعہ کا طائرانہ مطالعہ کیا جائے اور اس کے نتیجہ کو ابد الآباد تک عملی بنایا جائے۔

اور جن حالات میں پیغمبر (ص) نے عیسائیوں سے مباہلہ کیا اور اپنی حقانیت کا ثبوت دیا ہے اگر یہی حالات تاریخ کے دیگر ادوار میں پیدا ہو جائیں تو پھر بیدار ضمیر انسان اپنے وقت کے ضدی اور ہٹ دھرم عیسائی صفت انسان سے مباہلہ کرے۔

مباہلہ کے خصوصیات

اس دن خدااور رسول کو سر بلندی ملی کیونکہ نصاری رسوائی قبول کرنے، جذیہ دینے اور رسول خدا (ص) کے فرمان کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوئے۔

مباہلہ کے دینی الہی قدرتوں اور دینی طاقتوں کا پرچم لہرایا۔

رسول خدا (ص) نے مباہلہ کے دن اپنے اہلبیت (ع) کے خصوصی اور بلند و بالا نکات کا تعارف کرایا۔

اس دن خدا نے یہ حقیقت روشن کردی کہ حسن و حسین کم سنی کے باوجود رسول خدا (ص) کے اصحاب رسالت کی راہ میں جہاد کرنے والے اور مباہلہ کے لائق ترین افراد ہیں

رسول خدا (ص) کی بیٹی حضرت فاطمہ زہراء (س) مقام مباہلہ میں آپ کی پیروی کرنے والی لائق فرد اور رسول خدا (ص) کی توجہ کا مرکز ہیں

اس دن خدا نے یہ حقیقت واضح کردی کہ علی (ع)، رسول خدا (ص) کی جان اور آپ کے نفس ہیں۔ اگرچہ دو ہستیاں ظاہری اعتبار سے جدا ہیں لیکن حقیقت اور باطن کے لحاظ سے ایک ہیں۔

تاریخ اسلام میں اس دن کی طرح کوئی دن نہیں ہے۔

دعویداروں کی زبان بند ہوگئی اور خدا نے واضح کردیا کہ یہ ہستیاں خدا سے سب سے زیادہ نزدیک ہیں۔

حوالے:

۱۔ اسرار مباہلہ، محمد رضا انصاری

۲۔ فرہنگ غدیر، جواد محدثی

۳۔اقبال الاعمال، سید بن طاووس

۴۔ سیرت رسول اللہ، رفیع الدین اسحاق بن محمد ہمدانی

۵۔ کشف الاسرار امام مہدی (عج)، علی اصغر حکمت

۶۔ مجمع البحرین، طریحی

۷۔ تفسیر نور، محسن قرائتی